احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

بدھ 29 اپریل 2009ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 29 اپریل 2009ء 3 جمادی الاول 1430 ہجری 29 شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 94

قرآن کی اطاعت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے اور اسے چھوڑ کر دوسرے ولیوں کی پیروی نہ کرو۔ تھوڑا ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

(اعراف:4)

ارشادات عالیہ خلفاء سلسلہ احمدیہ

بدرسم شرک کی راہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خطبہ جمعہ 23 جون 1967ء میں فرماتے ہیں:۔

''توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر بدعت اور ہر بدرسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو مٹا نہ دے۔''

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 758)

بدی کی طرف جھکاؤ نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''جماعت میں دراصل لجنہ میں اس مضمون پر بھی ایک سوچ اور فکر کے حلقے قائم ہونے چاہئیں کہ خوشی کے اظہار کے ایسے طریق بھی تو سوچے جائیں اور بنائے جائیں جو صاف ستھرے اور پاک ہوں اور مجلس عزاء اور مجلس شادی میں فرق نمایاں دکھائی دینے لگے۔ صرف راہیں بند کرنا تو کافی نہیں۔ بہتر، اچھی اور صحت مند راہیں تجویز کرنا بھی ضروری ہے جس سے طبیعتوں پر اچھا اثر پڑے اور محفلیں یادگار بنیں۔ لیکن بدی کی طرف جھکاؤ کے بغیر تاکہ بوریت کی بجائے فرحت پیدا ہو اور دیکھنے والے بھی گہرے نیک تاثر لے کر لوٹیں۔ جماعت نقالی کرنے والی نہ ہو بلکہ جماعت کی نقالی کی جانے لگے۔''

(رپورٹ شوریٰ 1990ء)

نصیحت بار بار کی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''جماعت کو یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ عام روزمرہ کے جماعتی تقاضوں پر سزا دینے کا اور تعزیر کی دھمکی دے کر نیکیوں پر قائم رکھنے کا رجحان آخرکار نفع مند ثابت نہیں ہو سکتا اور بعید نہیں کہ فوائد کی بجائے نقصانات زیادہ اٹھانے پڑیں۔ بہترین طریق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نظام ہے۔ بدرسوم کے خلاف بھی اس کو استعمال کرنا چاہیے۔ بے پردگی اور فحاشی کے رجحانات کو روکنے کے لئے بھی اسے ہی استعمال کرنا چاہیے اور نیک رسم ورواج کے قیام کے لئے بھی اور میانہ روی کو جماعتی کردار کا حصہ بنانے کے لئے بھی یہی سب سے مؤثر طریق ہے...... یہی ہتھیار رہے جماعت کے ہاتھ میں جس کو نظام جماعت باقاعدہ نظم وضبط کے ساتھ جاری کرے اور اس کو نشو ونما دے......

نصیحت اگر ایک دفعہ اثر نہیں کرتی تو پھر کی جائے اور پھر کی جائے حتیٰ کہ ''ذَكِّرْ'' کا مضمون جاری ہو جائے اور ''ان نفعت الذکری'' کا نتیجہ ظاہر ہونے لگ جائے۔''

(رپورٹ شوریٰ 1990ء)

نیک اقدار کی حفاظت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''بیاہ شادیوں کے موقعہ پر عورتوں کے معاملات ہوں تو لجنہ کو مستعدی اور اخلاص کے ساتھ دینی خدمات پیش کرنی چاہئیں۔ مردوں کے معاملات ہوں تو انصار اور خدام کو یہ کام سنبھالنے چاہئیں۔ ہم نے ان کو نمونے دینے ہیں۔ ہم نے ان کو دکھانا ہے کہ...... معاشرہ بعض اقدار کے ساتھ وابستہ ہے۔ ان اقدار کی حفاظت تم نہیں کر سکتے تو...... ہم یہ کر کے دکھائیں گے اور بتائیں گے کہ کس طرح ان اقدار کی حفاظت کی جاتی ہے''۔

(رپورٹ شوریٰ 1990ء)

اسراف سے بچیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

''شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوت نامہ تو پاکستان میں ایک روپے میں بھی چھپ جاتا ہے۔ یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات پینس Pence میں چھپ جاتا ہے۔ تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی۔ لیکن بلاوجہ مہنگے مہنگے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے۔ صرف پچاس روپے میں۔ اب یہ صرف پچاس روپے جو ہیں اگر کارڈ پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ تو اس طرح بے شمار جگہیں ہیں جہاں بچت کی جا سکتی ہے''۔

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 343)

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نیوروفزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب نیورو فزیشن مورخہ 3 مئی 2009ء کو آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ ان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گاڑی برائے فروخت

ایک عدد گاڑی Toyota Corolla 2.OD، ڈیزل، ماڈل 2004، سفید رنگ اچھی حالت میں جماعتی ادارہ کے زیر استعمال فروخت کرنا مقصود ہے۔ خواہش مند احباب درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔

047-6213018,0332-7074224

مکرم محمد احمد فہیم صاحب

دفتر اطفال وقف جدید کی اہمیت

تحریک وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بابرکت تحریکات میں سے ایک بہت ہی اہم اور مبارک تحریک ہے جو 1957ء میں آپ نے القاءالٰہی کے تحت جاری فرمائی۔ اس کا بنیادی مقصد دیہاتی سطح پر احباب جماعت کی تعلیم و تربیت تھا۔ اس غرض کے لئے آپ نے وقف زندگی کی تحریک بھی کی اور اس نظام کو چلانے کے لئے چندہ کی ضرورت بھی بیان فرمائی۔ اس کی مختلف مدات میں چندہ وقف جدید بالغان، قیام مراکز اور امداد نگر پارکر ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دفتر اطفال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہوگئی ہے"۔

(الفضل 12/اکتوبر 1966ء ص4)

اس اعلان کے بعد آپ نے پندرہ سال تک کی عمر کے لڑکے اور لڑکیوں کو اس میں شامل ہونے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ اور سات سال سے کم عمر کے بچوں اور بچیوں نے بھی اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے جیب خرچ اور اپنی عیدی اپنے امام کے حضور پیش کر دی۔ بلکہ بعض والدین نے تو اپنے ہونے والے بچوں کی طرف سے بھی چندہ وقف جدید ادا کیا۔ وہ احمدی بچے اور بچیاں جو سالانہ کم از کم یکصد روپے یا اس سے زائد ادا کرتے ہیں ان کا شمار ننھی مجاہدات اور ننھے مجاہدین میں ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے، اس طرف متوجہ ہوں ....لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہنوں میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

(روزنامہ الفضل 11 فروری 1968ء ص3)

خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں 1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 1995ء میں اس تحریک کا دائرہ تمام دنیا کے ممالک کے لئے وسیع کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ان (بچوں۔ناقل) کو شروع ہی میں وقف جدید میں شامل کیا جائے تو آئندہ ہر قسم کے دوسرے چندوں میں اللہ تعالیٰ ان کے حوصلے بڑھا دے گا۔ ان کے دل کھول دے گا۔"

(خطبات وقف جدید ص459
الفضل انٹرنیشنل 17 فروری 1995ء)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بچوں کی وقف جدید میں شمولیت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جن گھروں میں مالی قربانی کا ذکر اور عادت ہو ان کے بچے بھی عموماً قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے احمدی مائیں اپنے بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کے لئے وقف جدید میں شامل کریں............عورتیں یاد رکھیں کہ جس طرح مرد کی کمائی سے عورت جو صدقہ دیتی ہے اس میں مرد کو بھی ثواب میں حصہ مل جاتا ہے تو آپ کے بچوں کی اس قربانی میں شمولیت کا آپ کو بھی ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو جانتا ہے اور ان کا اجر دیتا ہے اور جب بچوں کو عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ مستقل چندہ دینے والے بچے ہوں گے اور زندگی کے بعد بھی یہ چندہ دینے کی عادت قائم رہے گی تو یہ ماں باپ کے لئے ایک صدقہ جاریہ ہوگا۔"

(روزنامہ الفضل 26/اپریل 2005ء ص4)

درخواست دعا

۞ مکرم علیم الدین قمر صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب عرصہ 3 ماہ سے پیٹ کی خرابی، بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے بہت بیمار رہے ہیں اب گردوں میں انفیکشن ہو گیا ہے مثانے میں پیشاب کے انخلاء کے لئے نالی لگی ہوئی ہے اب کمزوری اور بے چینی بہت ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کی پوتی پیٹ کے مختلف عوارض کی وجہ سے عرصہ دراز سے بیمار ہے اسہال اور الٹیاں بار بار کرتی ہے پہلے سے افاقہ ہے تاہم کمزوری بہت ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔ ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے خواہشمند ہیں۔ وہ داخلہ کے لئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں تاکہ انٹرویو سے قبل دفتری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

شرائط

☆ امیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

☆ مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

ہدایات

امیدواران درخواست میں نام، ولدیت اور تاریخ پیدائش سکول کے ریکارڈ کے مطابق درج کریں۔ نیز واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی ضرور لکھیں۔ امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں اور رزلٹ کارڈ کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی دفتر نظامت ارشاد وقف جدید میں بھجوائیں۔

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

نوٹ: انٹرویو کے وقت میٹرک ایف اے/ایف ایس سی کی اصل سند/رزلٹ کارڈ ساتھ لائیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبروں پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

فون نمبر: 047-6212968
فیکس نمبر: 047-6214329

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆......☆......☆

مکرم رضوان احمد افضل صاحب مربی سلسلہ

افتتاح خلافت جوبلی لائبریری سیرالیون

سیرالیون کے خلافت جوبلی پروگرامز میں خلافت جوبلی لائبریری کا قیام بھی تھا۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون نے حضور انور ایدہ اللہ کی از راہ شفقت اجازت سے مشن ہیڈ کوارٹرز کمپاؤنڈ میں لائبریری کی بلڈنگ کی تعمیر شروع کی۔ امسال خدا کے فضل سے لائبریری کی خوبصورت اور دیدہ زیب بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس بلڈنگ کی تعمیر میں مکرم ناصر احمد صاحب ٹھیکیدار نے اپنے ماہرانہ مشوروں اور کام سے کافی مدد کی۔

مورخہ 23 فروری کی شام کو لائبریری کے ہال میں ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں نیشنل ایگزیکٹو ممبران کے علاوہ فری ٹاؤن میں موجود 30 احمدیہ جماعتوں کے صدران و ائمہ اور دیگر معتبر افراد نے شرکت کی۔ پریس کے نمائندے بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم و محترم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں تھے۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون نے لائبریری کے قیام کے اغراض و مقاصد اور خلافت جوبلی پروگرام کے حوالے سے احباب جماعت کو تفصیل سے بتایا۔

ازاں بعد محترم مبارک طاہر صاحب نے علمی میدان میں جماعت کی خدمات کے حوالے سے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے علم کے حصول کے سلسلہ میں دینی تعلیمات بھی بیان فرمائیں۔

آں محترم نے دعا کے ساتھ لائبریری کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ دعا کے بعد تمام شاملین کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

مورخہ 24 فروری کو اخبار میں بھی اس افتتاح کے حوالے سے تفصیلی خبر شائع ہوئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس لائبریری کے قیام کو جماعت سیرالیون کے لئے بابرکت بنائے اور علم کے میدان میں یہ لائبریری لوگوں کے لئے مددگار ثابت ہو۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی محترمہ عابدہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب راولپنڈی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے جلسہ سالانہ گھانا کی حسین یادیں

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر۔ مربی سلسلہ امریکہ

خاکسار بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھا جنہیں 2008ء میں غانا جانے اور جلسہ کی برکتوں اور خوشیوں میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔

جلسہ تو وہاں خداتعالیٰ کے فضل سے ہر سال ہی ہوتا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں عشاق پہنچتے ہیں مگر اس جلسہ کی تو بات ہی کچھ اور تھی۔

خاکسار پہلی مرتبہ گھانا مئی 1978ء میں خدمات دینیہ بجالانے کے لئے گیا تھا۔ اس وقت میرے ہمسفر مکرم حمید احمد ظفر صاحب آف جمال پور تھے۔ ہم جب اکرا انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر پہنچے تو محترم عبدالوہاب آدم صاحب امیر ومشنری انچارج اور مکرم غلام احمد خادم صاحب جو کہ ٹیما میں مربی تھے ہمیں لینے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہاں پر عاجز کو 1978ء سے 1981ء تک خدمت کی توفیق ملی۔

اب جبکہ یہاں پر خلافت جوبلی کا جلسہ ہو رہا تھا اور اس جلسہ کی سب سے بڑی رونق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھے۔ اس وجہ سے دل میں وہاں جانے کی شدید خواہش پیدا ہو رہی تھی۔ ساتھ دعا بھی کر رہا تھا کہ بارخدایا کوئی سامان پیدا فرما۔ جوں جوں جلسہ کے دن قریب آ رہے تھے وہاں جانے کی خواہش اور امنگ تیز سے تیز ہونے لگی۔

ایک دن مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر جماعت امریکہ کا فون آیا کہنے لگے شمشاد صاحب گھانا چلنا ہے، میں نے کہا ضرور۔ کہنے لگے کہ چلنا چاہئے خلافت جوبلی کے سلسلہ کا یہ پہلا جلسہ ہوگا جس میں حضور تشریف لے جارہے ہیں اور اس طرح ایک دو اور دوستوں سے بھی گھانا جانے کی بات ہوئی۔ دل نے تیاری تو پہلے ہی سے کر رکھی تھی۔ اب ٹکٹوں کا بھی پتہ کرنا شروع کر دیا تھا کہ پھر حضور انور کی خدمت میں بھی اجازت کے لئے لکھا جاسکے۔

ایک ہفتہ کے بعد مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نے فون کیا اور کہنے لگے کہ شمشاد صاحب ''مبارک ہو'' آپ اور ملک مبارک احمد صاحب امریکہ کے نمائندہ کے طور پر گھانا جارہے ہو۔ میں نے کہا خیر مبارک اور آپ؟ کہنے لگے کہ میں گھانا نہیں جارہا۔ اس کے چند دن بعد باجوہ صاحب لندن تشریف لے گئے اور جب حضور انور سے ملاقات ہوئی تو حضور انور نے انہیں فرمایا کہ امریکن احمدیوں کو گھانا جلسہ کے لئے جانا چاہئے تاکہ ان کی دلداری ہو اس پر باجوہ صاحب نے بھی اپنے جانے کی اجازت لے لی۔

خاکسار اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب کے گھانا جانے کے ٹکٹ بن چکے تھے اور اس وقت تک جو تیاری دل میں تھی اب وہ عملی جامہ پہن رہی تھی۔ 13/اپریل 2008ء کو خاکسار اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب واشنگٹن سے ڈیلٹا ایئرلائن کے ذریعہ نیویارک اور پھر وہاں سے KLM کے ذریعہ ہالینڈ اور پھر KLM کی فلائٹ ہی سے خداتعالیٰ کے فضل سے اکرا گھانا پہنچ گئے۔

عجیب اتفاق تھا کہ KLM کی ہر دو فلائٹس میں خاکسار کے ساتھ جرنلسٹ تھے۔ پہلی فلائٹ میں جو کہ نیویارک سے ہالینڈ کی تھی اس میں ایک مسلمان خاتون (Rayiya Ismaai) تھیں یہ عراق جارہی تھیں اور دوسری فلائٹ میں ایک Mr. Duncon تھے جو کہ کینیا مشرقی افریقہ جارہے تھے۔ جرنلسٹ تھے اور یہ وہاں پر بچیوں کے فٹ بال کی کوریج کے لئے جارہے تھے۔ ہر دو کے ساتھ جرنل ازم پر کھل کر باتیں ہوئیں۔ اکرا ایئرپورٹ پر ہمیں مکرم راغب صاحب مربی سلسلہ اور انچارج رقیم پریس لینے آئے ہوئے تھے۔

مشن ہاؤس پہنچ کر محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر ومشنری انچارج نے پُرتپاک خیر مقدم کیا ان کے ساتھ ہی ہمارے جامعہ احمدیہ کے پرانے کلاس فیلو مکرم یوسف یاسن صاحب ملے جو آجکل جماعت احمدیہ گھانا کے نائب امیر اول ہیں۔ مہمانوں کی آمد شروع تھی اس لئے اور بھی مہمانان کرام مشن ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے تھے سب سے ملاقات ہوگئی۔ لندن سے MTA کی ٹیم بھی آئی ہوئی تھی۔

ٹیما مشن ہاؤس

اگلے دن ہم مکرم راغب صاحب کے ساتھ Tema کا مشن ہاؤس اور پریس اور بیت الذکر دیکھنے گئے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے یہاں اس وقت ایک بہت بڑی بیت الذکر بنی ہے جس کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا۔ بہت بڑا پریس نیا بنا ہے اور بیت و پریس کے احاطہ ہی میں پرائمری سکول کی عمارت اور مشن ہاؤس بھی نیا بنایا گیا۔ میں آپ کو ذرا 1978ء میں لئے چلتا ہوں، 30 سال پہلے کی بات ہے جب ہم گھانا آئے تو قریباً 4,3 ماہ Tema ہی میں ٹھہرے تھے۔ مکرم غلام احمد صاحب جو آجکل انگلستان میں مربی ہیں یہاں کے مربی تھے۔ ان دنوں گھانا جماعت نے پہلی مرتبہ خلافت ثالثہ کے عہد میں قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ کے شائع کیا تھا۔ اس سلسلہ میں مکرم غلام احمد صاحب خادم، مکرم حمید احمد ظفر صاحب اور خاکسار کام کر رہے تھے۔ یہاں پر اس وقت کرائے کا مشن ہاؤس تھا اور بس۔ نماز پڑھنے کے لئے ایک بالکل چھوٹی سی جگہ تھی جس پر چھت بھی نہ تھی میرے خیال میں 20x20 کی جگہ ہوگی۔ وہاں صبح اور عشاء کی نماز باجماعت مقامی دوستوں کے ساتھ ادا ہوتی تھی، بعض اوقات ظہر یا عصر کے وقت بھی نماز باجماعت ادا ہوتی تھی کسی کو دھوپ یا گرمی یا بارش کی پرواہ نہ ہوتی تھی بلکہ نماز باجماعت کی فکر زیادہ رہتی تھی۔

جماعت نے کوشش کر کے یہاں پر بیت بنانے کے لئے جگہ تلاش کی اور ایک جلسہ کیا جلسہ میں موجود احباب نے خداتعالیٰ کے فضل سے دل کھول کر چندہ دیا اور اب خداتعالیٰ کے فضل سے یہاں پر بیت کی بھی عالی شان عمارت بن گئی، پریس بھی بن گیا، مشن ہاؤس بھی اور پرائمری سکول بھی۔ لوکل مربی کے لئے بھی رہائش کی جگہ ہے۔ اسی بیت میں نماز پڑھ کر ساری پرانی یادیں پھر ایک دفعہ تازہ ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی برکت سے بہت ساری ترقیات جماعت گھانا کو بھی عطا فرمائی ہیں۔

دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا

صبح قیام گاہ سے ہم سب بیت پہنچے اور نماز فجر باجماعت ادا کی۔ محترم عبدالوہاب آدم صاحب نے درس دیا اور پھر دوستوں سے ملاقات ہونے لگی۔ مجھے تو وہاں پر پرانے غانین دوستوں سے ملاقات کر کے بے حد خوشی ہوئی ابھی دوستوں سے مل ہی رہے تھے کہ مکرم مولانا یوسف یاسن صاحب خاکسار کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ محترم امیر صاحب نے یاد فرمایا ہے انہوں نے ایک روایت بنا رکھی ہے کہ روزانہ صبح کو جو بھی مہمانان کرام باہر سے تشریف لائے ہوئے ہیں ان کی چائے کے ساتھ تواضع کرتے ہیں اس لئے آپ بھی چلیں، ہم گئے تو دیکھا کہ جگہ بھری پڑی تھی اور محترم امیر صاحب تواضع میں مصروف تھے اور سب کو خود چائے بنا بنا کر پیش کر رہے تھے۔ چائے کے ساتھ دیگر لوازمات بھی تھے۔ خاکسار کو چونکہ چائے کی عادت نہیں ہے اس لئے محترم امیر صاحب نے لوازمات سے تواضع کی اور اس طرح ہر روز صبح نماز فجر کے بعد ہمیں یہ سعادت ملتی رہی بعد میں مہمانوں میں اور بھی مربیان کرام مثلاً حامد کریم صاحب ہالینڈ سے شامل ہوگئے۔ یہ بھی میرے پرانے جامعہ کے کلاس فیلو ہیں۔ مہمانان کرام کے قافلے روایات کے مطابق پہنچنے شروع ہوگئے تھے۔

جلد ہی مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب۔ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب قریباً 10 اور احباب امریکہ سے اکرا ایئرپورٹ پر پہنچ گئے۔ جماعت گھانا نے سب کو ایئرپورٹ سے لینے کا اچھا بندوبست کر رکھا تھا۔ ایئرپورٹ اتھارٹی بھی جماعتی روایات سے اچھی طرح واقف تھی۔ جس دن ہم آئے ہیں اس دن بھی ایئرپورٹ والوں نے بڑی جلدی جلدی ہماری امیگریشن کی اور کسی قسم کی کوئی دقت پیش نہ آئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اکرا آمد

12/اپریل 2008ء کا دن بہت بابرکت دن تھا۔ آج گھانا کی سرزمین پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی آمد متوقع تھی۔ سہ پہر کے بعد سے ہی احمدی احباب اکرا ایئرپورٹ پر جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔

خدام الاحمدیہ گھانا۔ اپنے مخصوص اور روایتی لباس میں ملبوس عجیب شان کے ساتھ حضور انور کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف اور چاق و چوبند نظر آ رہے تھے وہاں کی لجنہ بھی خداتعالیٰ کے فضل سے کسی سے پیچھے نہیں ہے اور وہ بھی سفید لباس میں قطار در قطار ایئرپورٹ کی جانب رواں دواں تھیں۔ ایئرپورٹ میں VIP لاؤنج کے باہر قریباً 3 ہزار سے زائد احباب جمع ہو چکے تھے۔ جونہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز کے دروازہ سے باہر تشریف لائے فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ خدام نے بھی لجنہ نے بھی اور سبھی موجود احباب نے دل کھول کر احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ سب طرف سے اھلاً وسھلاً کی آوازیں آرہی تھیں، ایک اور بات کہ ہر ایک کے پاس سفید رومال تھا جسے ہلا ہلا کر وہ حضور کا استقبال کر رہے تھے۔

جب حضور انور جہاز سے باہر تشریف لائے تو مکرم امیر عبدالوہاب آدم صاحب نے گھانا میں تیار شدہ ایک سکارف جس پر Greetings from Ghana لکھا ہوا تھا حضور انور کے گلے میں پہنایا۔

عجیب روحانی منظر

دین حق نے جو مساوات کا سبق سکھایا تھا آج وہ احمدیت کے ذریعہ اور خصوصاً خلافت احمدیہ کے ذریعہ ہر ایک کو نظر آرہا تھا۔ آج یورپ سے لوگ بھی جمع تھے۔ امریکہ سے بھی، ایشیا سے بھی اور افریقہ سے بھی۔ سب قطار در قطار اپنے آقا کے دیدار اور استقبال کا چشم براہ کھڑے تھے، کئی لوگوں کی آنکھوں میں فرط مسرت اور محبت کے جذبات کے آنسو بھی دیکھنے میں آئے۔

حضور انور اس کے بعد VIP لاؤنج میں چلے گئے اور وہاں پر پریس اور میڈیا کے ساتھ حضور کا انٹرویو ہوا۔ حضور انور نے خاص طور پر پریس اور میڈیا اور

TV کے نمائندگان کو یہ بات باور کرائی کہ تمام مذاہب کو آپس میں پیار و محبت اور امن کے ساتھ رہنا چاہئے اور بھائی چارے کی فضا کو قائم کرنا چاہئے اور فرمایا کہ ترقی کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

مشن ہاؤس میں حضور کی آمد

رات قریباً 9 بجے حضور انور مع قافلہ کے اکرا مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ یہاں پر بھی کثیر تعداد میں احباب حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور نے تشریف لا کر لوائے احمدیت بھی لہرایا اور 12 خدام لوائے احمدیت کی حفاظت کے لئے ڈیوٹی دے رہے تھے۔ خدام نے حضور انور کو گارڈ آف آنر بھی پیش کیا۔ یہ سب نظارے دیکھنے والوں کو مسحور کر رہے تھے، اس میں جماعت احمدیہ گھانا کی ترقی کے ساتھ ساتھ گھانین احمدیوں کا اپنے خلیفہ کے ساتھ پیار و محبت کا جو نظارہ تھا وہ حیرت میں ڈالنے والا تھا۔ رات گئے تک وہاں پر خدام، انصار، بچے، خواتین سبھی حضور کی آمد پر استقبالیہ نغمے الاپتے رہے۔

حضور انور کی قبولیت دعا کا نشان

جماعتی کارکردگی اور خدمت انسانیت کی وجہ سے جماعت کا حکومتی سطح پر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اثر و رسوخ ہے، خود مکرم امیر صاحب گھانا حکومتی سطح پر کئی کمیٹیوں کے ممبر بھی ہیں اور خلافت احمدیہ کی راہنمائی میں وہ حکومت کی راہنمائی بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ جب حضور انور یہاں تشریف لائے تو گھانا کے صدر مملکت سے بھی ملنے تشریف لے گئے۔

صدر مملکت گھانا نے حضور کو بتایا کہ وہ حضور کی دعاؤں کو اپنے ملک میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں، نیز کہا کہ گزشتہ دورہ کے دوران حضور نے فرمایا تھا کہ گھانا کی زمین سے تیل نکلے گا حضور کی یہ دعا قبول ہوئی اور گھانا سے تیل نکل آیا۔ اگلے دن خدا تعالیٰ کے فضل سے گھانا کے اخباروں کی یہی خبر شہ سرخی تھی۔

جلسہ گاہ باغ احمد

یہ جگہ سویڈرو کے نزدیک ہے، بیان کرنے سے نہیں بلکہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ واقعی باغ احمد کا نظارہ یہ جگہ پیش کر رہی ہے۔ بڑی کھلی وسیع جگہ، جہاں پر مختلف قسم کے Farms بھی ہیں۔ ہم سب نے باغ احمد کے نزدیک سویڈرو میں ایک جگہ رہائش رکھی تھی۔ سویڈرو میں ہمارا پرانا بہت بڑا ہسپتال ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی نیک نامی اور خدمت کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ 1978ء میں جب خاکسار پہلی مرتبہ یہاں آیا تو مکرم ڈاکٹر لئیق احمد فرخ صاحب یہاں کے انچارج تھے۔ ان کے بعد مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب تشریف لائے اور انہوں نے بھی یہاں پر ایک لمبا عرصہ خدمات کی ہیں۔ اس وقت یہ قادیان کے ہسپتال میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔

سارے گھانا ہی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے حکومت سے لے کر عوام تک جماعتی انسٹیٹیوشن اور خدمات کا اثر ہے۔ کیا سیکنڈری سکولز اور کیا ہسپتال۔

سویڈرو میں خاکسار کو بھی اکثر جانے کا اتفاق رہتا تھا اور بیماری پر ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر طارق صاحب کے ہاں ہی قیام رہا تھا۔ سویڈرو کے ساتھ ہی اسارچر ہے جہاں پر ہمارے امام سیدنا مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس 1979ء سے 1983ء تک سیکنڈری سکول کے پرنسپل رہے ہیں۔ آپ بھی یہاں تشریف لاتے تھے اور ملاقاتیں ہوتی تھیں اور آپ سے استفادہ کا موقع ملتا تھا۔

جونہی ہم سویڈرو پہنچے۔ میرے ساتھی تو آرام کرنے کی تیاری کرنے لگے لیکن خاکسار سے نہ رہا گیا اور میں پیدل ہی باہر نکل کھڑا ہوا تا کہ سویڈرو میں پرانے احباب سے ملاقات کرسکوں۔ چنانچہ میں جب بازار گیا تو ایک دکان سے کچھ خریدنے لگا تو شاپ کیپر ایک خاتون تھیں، اسے میں نے بتایا کہ میں احمدی مربی ہوں اور آپ کے شہر میں 30 سال بعد آیا ہوں یہاں ڈاکٹر طارق صاحب ہوتے تھے۔ وہ یہ سن کر رونے لگی اور مکرم ڈاکٹر طارق صاحب کی خوبیاں بیان کرنے لگی اور جماعت کی خدمات کا ذکر کرنے لگی۔ اس واقعہ سے مجھ پر بھی بہت اثر ہوا اور میرے بھی آنسو نکل آئے کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح جماعتی خدمات سے یہاں کے لوگوں کے دلوں میں محبت قائم کر دی ہے۔

جلسہ کا پہلا دن

17/اپریل 2008ء کو گھانا کے جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا اور یہ جماعت احمدیہ گھانا کے لئے ایک تاریخی حیثیت کا حامل دن تھا کیونکہ اس سرزمین پر صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے جلسے کا آغاز ہو رہا تھا۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے۔

وہ نظارہ آنکھیں کبھی نہیں بھلا سکتیں جب ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس اور صدر مملکت گھانا کو خدام الاحمدیہ گھانا نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور صدر مملکت نے گھانا کا پرچم لہرایا۔ یہ بہت ہی بابرکت اور روحوں پر وجد طاری کرنے والا موقع تھا جسے ایم ٹی اے کے ذریعہ کروڑوں احمدیوں نے Live دیکھا۔ اس دوران نعرہ ہائے تکبیر اور احمدیت زندہ باد حضور انور زندہ باد، صدر مملکت گھانا زندہ باد کے فلک بوس نعرے بہت دیر تک لگتے رہے۔

ہم جلسہ گاہ میں بہت پہلے پہنچے تھے۔ لیکن وہاں پر احمدی احباب مرد و خواتین بچے، قطار در قطار سفید ملبوسات پہنے ایک شان کے ساتھ جلسہ گاہ کی طرف رواں دواں تھے۔ ایک عجیب منظر تھا، خصوصاً جلسہ گاہ میں جہاں پر مستورات کا قیام تھا کئی گھنٹے تک ان کی آمد جلسہ گاہ میں رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افتتاحی خطاب میں گھانین احمدی احباب کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ''مجھے کبھی کسی غانین سے شکایت نہیں ہوئی میں نے ہمیشہ انہیں شریف النفس اور باوفا پایا''۔

حضور نے حضرت چیف مہدی آپا گھانا کے اولین بزرگ جنہوں نے احمدیت قبول کی اور دیگر پرانے احمدیوں کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے نصائح فرمائیں کہ ان کی قربانیوں کو زندہ رکھیں۔ حضور نے انہیں ایک اچھے احمدی کے اوصاف اپنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ جھوٹ سے اجتناب کریں کیونکہ جھوٹ بولنے والے شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک اور نیکی صبر و تحمل کی ہے۔ صبر کی کمی کے باعث غلط فہمیاں اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اس پالیسی کے نتیجہ میں بہت سے جھگڑوں کا حل ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا:۔

''دنیا بھر میں ایک طوفان بدتمیزی ہے۔ قتل عام ہو رہا ہے اور قومیں دوسری قوموں پر حملہ آور ہو رہی ہیں یہ سب کچھ بے صبری کا نتیجہ ہے۔ دنیا تباہی کے دہانے پر ہے، احمدیوں کو دنیا کو بچانا ہوگا۔ اس لحاظ سے صبر و برداشت کی عادت کو اس انداز میں اختیار کرنا ہوگا کہ احمدی ہر میدان میں صبر و برداشت کا نمونہ بن جائیں۔ (الفضل 2 مئی 2008 ص5)

جمعہ کے روح پرور مناظر

ویسے تو سارے کا سارا جلسہ اور تمام دن جو جلسہ کے ایام تھے ہر وقت روح پرور مناظر دیکھنے میں آئے اور ازدیاد ایمان کا باعث بنتے تھے، لیکن جمعہ کے روز تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا سماں تھا کہ حد نگاہ تک سفید کپڑوں میں ملبوس انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔

جمعہ کے روز 10,9 بجے صبح سے ہی احباب جماعت تیار ہو کر جہاں نماز جمعہ کی ادائیگی ہونی تھی رواں دواں تھے، قطار در قطار لوگوں کی آمد بڑا روح پرور اور ایمان افروز منظر پیش کر رہی تھی۔ ایک بات تو یہ تھی نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے کوئی الگ سائبان نہ تھا۔ سب نے کھلے آسمان تلے نماز جمعہ ادا کی اور بڑی توجہ کے ساتھ سب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا۔

دوسرے لوگ اشتیاق میں کہ پہلی صفوں پر آ کر بیٹھیں صبح 10 بجے سے ہی آنا شروع ہو گئے تھے۔

تیسرے یہ کہ یہ شدید گرمی کا دن تھے۔ ناقابل برداشت گرمی کو احمدیوں نے اپنے ایمان کی گرمی اور حرارت سے شکست فاش دی۔ سورج کی تمازت ایسی تھی کہ سارے جسم سے نکل نکل کر یہ اعلان کر رہی تھی کہ میں بھی مقابلہ پر ہوں۔ لیکن قربان جاؤں احمدیوں کے ایمانوں پر کہ انہوں نے ایمان کی حرارت اور گرمی سے اس کا مقابلہ کیا۔ مجھے تو اس وقت ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ آج خدا کی رحمت سب کو اس طرح ڈھانپ لے گی کہ سب بخشے جائیں گے۔

چوتھے یہ کہ جب حضور کا خطبہ ختم ہوا اور حضور نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر حضور جب اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ کے دونوں اطراف احمدی احباب مرد و زن اور بچے بچیاں دوڑ دوڑ کر کھڑے ہو گئے، حضور کی گاڑی بڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی اور لوگ تھے کہ مسلسل نعرے لگا رہے تھے اور خواتین بھی کسی سے پیچھے نہ تھیں وہ بھی بھاگ بھاگ کر آگے آ رہی تھیں اور سفید رومال ہلا کر حضور کے ساتھ اپنی فدائیت کا اظہار کر رہی تھیں، بعضوں کی تو چیخیں نکل رہی تھیں۔ عشق و محبت کا اظہار اپنے عروج پر تھا۔ میں نے اس سے قبل کبھی ایسا نظارہ نہ دیکھا تھا۔ عشق و محبت کا عجیب سمندر دلوں میں موجزن تھا ہر ایک اس کوشش میں تھا کہ کسی طرح اسے اپنے محبوب خلیفۃ المسیح کا دیدار حاصل ہو جائے۔ جمعہ کی جگہ سے حضور کی رہائش کا فاصلہ ایک ڈیڑھ فرلانگ سے بالکل زیادہ نہ تھا اور عام حالات میں پیدل چلنے والا بھی 5-7 منٹ میں یہ فاصلہ طے کر لیتا ہے لیکن حضور کی گاڑی اس قدر آہستہ تھی۔ اس جم غفیر سے گزرنا، محبت کے ساتھ عشق کی داستانوں کو ساتھ ساتھ لے کر عورتوں کا اپنے بچوں کے ساتھ یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ حضور قریباً نصف گھنٹہ میں اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تھے۔

یہ تو باہر کا منظر تھا۔ ہمارے پیارے آقا کے دل کا بھی یہی حال تھا اور یقیناً حضور ان کی فدائیت پر خدا کے حضور اس پیاری جماعت کے لئے دعائیں کر رہے ہوں گے۔ اے اللہ تو حضرت مسیح موعود کے تمام پروانوں کو جو شمع خلافت کے گرد گھومتے ہیں ہمیشہ الٰہی حفظ و امان میں رکھ۔ ان کا خود کفیل اور خود متولی ہو جا۔

دیگر مہمانوں سے ملاقات

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ ایک تاریخی جلسہ تھا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے احمدی احباب اس جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچے تھے۔ افریقن ممالک سے بھی مثلاً نائیجیریا، سیرالیون، گنی، برکینا فاسو، مالی، آئیوری کوسٹ، مشرقی افریقہ اور یورپ کے ممالک سے اور امریکہ سے کافی تعداد میں احباب اس جلسہ میں شامل ہوئے، ان سب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ خصوصاً نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سب ایک سائبان کے نیچے پہنچ کر سب نے کھانا اکٹھے کھایا۔ اس موقعہ پر خاص طور پر سیرالیون کے مربیان کرام اور سیرالیون کے احمدیوں سے مل کر بھی بہت خوشی ہوئی اور پرانی یادیں تازہ ہوئیں۔ کیونکہ خاکسار کو گھانا کے علاوہ سیرالیون میں بھی قریباً 4 سال تک خدمت کی سعادت نصیب ہوئی اور سیرالیون میں مائل (Mile) 91 کے علاقہ میں مکرم پا ابراہیم سیسے سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی۔ یہ پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں اور بہت مخلص دوست ہیں، اچھے سپیکر بھی ہیں، جماعتی

عقائد پر پورا عبور حاصل ہے۔ان کے ساتھ ہی ایک جگہ رکی تھی۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے سارے کا سارا گاؤں بھی 1985ء میں احمدی ہوا تھا۔اس کی الگ ایمان افروز داستان ہے۔

جلسہ کا آخری دن

آج 19/اپریل اور جلسہ کا آخری دن تھا۔جلسہ گاہ بھری پڑی تھی۔گھانا کے نائب صدر مملکت جلسہ گاہ پہنچ چکے تھے۔سیدنا حضور انور کے جلسہ گاہ پہنچنے پر چاروں طرف لوگ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے لگے،سٹیج کے ایک طرف لجنہ کی جلسہ گاہ تھی اور دوسری طرف مردانہ جلسہ گاہ جس طرف بھی نگاہ اٹھتی تھی انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہی نظر آتا تھا،حضور ہاتھ بلند کر کے نعروں کا جواب دے رہے تھے۔سب کے جذبات پھوٹ پھوٹ کر دلوں سے باہر آرہے تھے بہت ہی ایمان افروز منظر تھا۔سٹیج کے دائیں اور بائیں بھی سینکڑوں کرسیاں تھیں جن پر گھانا کے روایتی لباس میں ملبوس بادشاہ، چیفس، وزراء، دیگر ممالک سے آنے والے مربیان کرام،غیر ملکی نمائندگان وغیرہ موجود تھے۔

حضور انور کے ساتھ سٹیج پر نائب صدر گھانا تشریف رکھتے تھے۔اس موقع پر نائب صدر مملکت غانا نے بھی خطاب کیا اور حضور کو خوش آمدید کہا۔اس کے بعد حضور انور نے گزشتہ سالوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا وطالبات میں طلائی تمغہ جات اور سندات بھی تقسیم فرمائیں۔اس کے بعد حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔حضور نے فرمایا کہ ’’بحیثیت خلیفہ جماعت احمدیہ گھانا کے دوسرے جلسہ میں شریک ہو رہا ہوں۔ جماعت احمدیہ غانا کے لئے بھی یہ ایک اعزاز کا موقع ہے کہ میری اور دیگر ممالک کے مدعووین کی شمولیت کے باعث اس جلسہ کو ایک بین الاقوامی حیثیت مل رہی ہے‘‘۔آپ نے مزید فرمایا ’’سو سال خلافت پر گزر جانا ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے اندر اچھی اور نمایاں تبدیلی پیدا کریں‘‘۔آپ نے ماؤں کو بچوں کی تربیت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ’’ماؤں کا فرض ہے کہ احمدیت کے خادم پیدا کریں۔ملک کا مستقبل آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اپنے روشن مستقبل کی طرف تیزی سے بڑھو‘‘۔

(الفضل 10 مئی 2008ء)

حضور نے جلسہ کے اختتام پر ایک لمبی اور پُرسوز دعا کروائی۔ بہت آنکھیں نم تھیں حضور نے غانا قوم کے لئے بھی اپنے خطاب میں بہت دعائیں دیں۔

امریکن احمدیوں کی حضور انور سے ملاقات

آج ہمارے لئے بھی خوش بختی اور سعادت کا دن تھا کہ حضور انور نے ازراہ شفقت جماعت احمدیہ امریکہ کے افراد کو شرف ملاقات و مصافحہ بخشا۔ہم تو نمازوں پر، راستہ میں حضور انور کے چہرہ کو دیکھ کر اپنی پیاس بجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ساتھ ہی مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب سے درخواست کر رہے تھے کہ کسی طرح اگر ممکن ہو سب کی اجتماعی ملاقات بھی ہو جائے کیونکہ اصل حق تو غانین احمدیوں کا تھا۔ یہ درخواست پیش کرتے ہوئے شرم بھی محسوس ہو رہی تھی تاہم حضور انور نے شرف مصافحہ ہم سب کو بخشا اور ہر ایک کے ساتھ محبت وشفقت کا اظہار بھی فرمایا۔حضور انور کے ساتھ جب خاکسار نے ہاتھ ملایا تو حضور نے فرمایا کہ ’’تم بس ایک دفعہ ہی نظر آئے‘‘۔

عاجز نے حضور کی خدمت میں جلسہ کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے عرض کی جی حضور۔یہ بھی حضور انور کی بہت شفقت تھی۔اتنے جم غفیر میں بڑا مشکل تھا۔ہم سب حضور سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوئے کیونکہ حضور کو اتنی مصروفیت تھی۔دیگر ممالک سے آئے ہوئے وفود کے ساتھ ملاقاتیں فیملی ملاقاتیں، مذہبی اور سیاسی لیڈروں سے ملاقاتیں۔گویا جس طرح وہاں پر انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا تھا اسی طرح اس سے بھی زیادہ حضور کی مصروفیات تھیں، اس میں سے وقت نکال کر ہمیں حضور نے شرف ملاقات بخشا، یہ ہماری سعادت تھی۔الحمدللہ

جلسہ سالانہ کی چند خاص باتیں

1۔خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا ایک تو اس میں ایک لاکھ کے قریب احمدی مرد وزن شامل ہوئے جو غانا کی تاریخ کے لحاظ سے ایک ریکارڈ ہے اور یہ سب برکتیں اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بنفس نفیس شرکت کرنے سے تھیں۔

2۔اس جلسہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 32 ممالک سے نمائندگان اور وفود شامل ہوئے۔

3۔برکینا فاسو سے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سائیکلوں پر قافلہ جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچا۔یہ سب بہت خوش قسمت تھے۔ انہوں نے بہت سی تکالیف کا سامنا کرتے ہوئے جلسہ میں شرکت کی، الفضل کی رپورٹ کے مطابق کل 3 ہزار احمدی برکینا فاسو سے جلسہ غانا میں شامل ہوئے۔ 44 بسیں اور 13 گاڑیوں اور ٹرکوں سے لوگ پہنچے۔اس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ 300 سے زائد خدام سائیکلوں پر 1600 کلومیٹر کا طویل، تکلیف دہ اور انتہائی کٹھن سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے غانا پہنچے۔الحمدللہ۔احمدیت زندہ باد۔خلافت احمدیہ زندہ باد۔اس موقعہ پر ایک TV کے نمائندہ نے پوچھا کہ تمہارے سائیکل بہت خستہ ہیں اور اتنا لمبا سفر کس طرح طے ہوگا تو جماعتی نمائندہ نے جواب دیا ’’اگرچہ سائیکل خستہ ہیں لیکن ایمان اور عزم بڑا ہے ہم خلافت کے شکرانے کے انعام کے طور پر یہ سفر اختیار کر رہے ہیں‘‘۔ پھر TV والوں نے یہ خستہ سائیکل بھی دکھائے۔یہ سائیکلوں کا قافلہ سات دن میں مسلسل سفر کر کے پہنچا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔آمین۔حضور انور نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس کا ذکر فرمایا ہے اور ان کی قربانیوں کو سراہا۔

4۔پھر آئیوری کوسٹ کے ریجنز سے 1050 احباب کا قافلہ 13 بسوں کے ذریعہ بڑا لمبا اور تھکا دینے والا سفر طے کر کے پہنچا۔

پھر ان قافلوں کے پہنچنے پر جو سب سے زیادہ متاثر کرنے والی بات حضور انور نے اپنے ایک خطبہ میں بیان کی کہ جب یہ قافلے اور دوست پہنچے تھے تو آتے ہی نماز کی جگہ پوچھتے تھے،انہیں نہ ہی رہائش کی فکر تھی اور نہ ہی خوراک کی۔

جلسہ گاہ میں جو جگہ رہائش کے لئے تھی وہ بھی صرف کھلے کھلے کمرے تھے جن میں کھڑکی اور دروازوں کی بھی سہولت نہ تھی۔ یا آسمان کے نیچے صرف ٹینٹ لگائے گئے تھے۔لیکن یہ سب احباب ان تمام چیزوں سے بے نیاز ہوئے صرف ایک خواہش تھی کہ جلسے کے یہ ایام دینی اور روحانی ماحول میں گزاریں اور جلسہ کی تقاریر سننے کے ساتھ ساتھ حضور انور کے روح پرور خطابات سن سکیں اور حضور کا دیدار اور ملاقات ہو سکے،بس!

5۔اسی طرح گیمبیا سے بھی ایک وفد سات ہزار کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے اور سفر کی اور گرمی کی تکالیف برداشت کرتا ہوا پہنچا۔

6۔اتنی بڑی تعداد میں مہمانوں کی آمد اور سلسلہ میں خوراک اور کھانے کے انتظام میں بعض اوقات کمی رہ جاتی تھی۔لیکن کسی نے بھی خوراک اور کھانا نہ ملنے کا شکوہ نہیں کیا۔ یہ ان احمدی مرد وزن کے صبر کی ایک بہت بڑی خوبی اور نمایاں وصف ہے۔

ہم خود لنگر خانوں میں جاتے رہے۔کھانا پکتے دیکھتے تھے، وہاں کی تصاویر بھی لیں۔بڑی اخلاص کے ساتھ خواتین، مرد اور بچے، بچیاں کھانا پکانے میں مصروف رہتے تھے اور سب انتہائی خوشی، دلیری کے ساتھ اور ایک عزم کے ساتھ یہ خدمات بجالا رہے تھے۔

مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب، مکرم نواب سلمان صاحب اور خاکسار ہم چاروں نے کافی سفر اکٹھے کیا اور خوب روحانی ماحول سے لطف اندوز ہوئے۔الحمدللہ

جلسہ سالانہ کے بعد جب حضور انور واپس تشریف لے گئے اور دوسرے ممالک کے دورہ پر گئے تو خاکسار ایک احمدی دوست کے ساتھ اپنی پرانی جماعتوں یعنی Icoforidoa کی ریجن کی جماعتوں میں ملنے گیا۔اگرچہ موسم بہت خراب تھا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً 4 جماعتوں میں جا کر دوستوں سے ملنے کا موقع ملا۔سب سے مل کر خوشی ہوئی اور اس طرح پر جلسہ سالانہ گھانا کے اختتام پر ہم سب واپس منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

☆......☆......☆

(ماخوذ)

کاجو رسیلا پھل

گردے کی شکل کا پھل سب کا من پسند کاجو ہے، جسے مغزیات میں سب سے زیادہ ذائقے دار قرار دیا جاتا ہے۔کاجو کا نباتاتی نام اناکارڈیم آکسی ڈینٹل (Anacardium Occidental) ہے۔

کاجو مشرق بعید کے گرم مرطوب ملکوں کے علاوہ جنوبی ہند میں خوب پیدا ہوتا ہے۔اس کا سدا بہار درخت دس سے بیس فٹ تک بلند ہوتا ہے۔پھول سفید سرخی مائل گچھوں میں لگے ہوتے ہیں۔پھل امرود سے ملتے جلتے اور بہت رسیلے ہوتے ہیں۔

انگریزی میں یہ پھل کاجُو کا سیب کہلاتا ہے۔کچے کا رنگ سبز ہوتا ہے، جو پک کر گلابی مائل زرد ہو جاتا ہے۔اس کی اوپری پرت یا پوست بہت پتلا ہوتا ہے، پکنے پر پھل کی رنگت سرخ بھی ہو جاتی ہے۔ یہ بڑا نازک سا پھل ہوتا ہے،اس لئے یہ باغات کے علاقوں میں ہی فروخت ہوتا ہے، اسے دیر تک رکھا نہیں جا سکتا،اس لحاظ سے یہ گویا تجارتی پھل نہیں ہوتا۔امرود کی طرح لمبوترا یہ پھل ڈھائی انچ (7 سینٹی میٹر) لمبا ہوتا ہے۔ اس کا گودا سفید میٹھا، کرارا اور رسیلا ہوتا ہے۔اس میں گلاب جیسی خوشبو بھی ہوتی ہے۔اسے کچا نہیں کھایا جاتا۔

کاجو کا اصل وطن جنوبی امریکہ ہے۔کئی پھلوں، سبزیوں وغیرہ کی طرح پرتگالی اسے دنیا بھر میں متعارف کر گئے۔کاجو کے درخت میں دوا کی خاصیت بھی ہوتی ہے۔کاجو کے درخت کے تمام حصوں میں سخت خراش پیدا کرنے والا رس ہوتا ہے۔کاجو (مغز) پر بھی جو پرت ہوتی ہے، اس سے بھی خراش پیدا ہو جاتی ہے،اس لئے اسے پھل یا سیب سے الگ کرنے کے بعد بھونا جاتا ہے۔اس طرح اس پرت کے اترنے کے بعد سفید اور لذیذ کاجو کا مغز حاصل ہوتا ہے۔

کاجو کے طبی فائدے

اس کا مغز جسم کو غذائیت اور دماغ کو تقویت دیتا ہے۔نہار منہ شہد کے ساتھ اسے کھانے سے بھول کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اس میں بادام کی طرح غذائیت ہوتی ہے اور اس کا تیل بھی روغن بادام کی طرح مفید اور کارآمد ہوتا ہے۔

کاجو میں اہم غذائی اجزا، حیاتین ب (تھایامین) رائبوفلاوین اور نایاسین کے علاوہ پروٹین، حرارے، چکنائی، نشاستہ، کیلشیئم، فولاد اور فاسفورس سب سے زیادہ ہوتا ہے۔کاجو میں حیاتین الف اور حیاتین ج بالکل نہیں ہوتے۔کاجو کے رسیلے، میٹھے اور خوشبودار پھل کی فراہمی تو محدود ہے،لیکن آپ کاجو کا مغز مناسب مقدار میں کھا کر صحت وتندرستی کا سامان کر سکتے ہیں۔ دوسرے مغزیات کے مقابلے میں اس کا ذائقہ بہت سوندھا ہوتا ہے۔ (ہمدرد صحت، ستمبر 2008ء)

مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ

میرے پاپا جی مکرم شیخ ممتاز رسول صاحب

میرے والد کا نام شیخ ممتاز رسول صاحب تھا اور آپ کے والد صاحب کا نام شیخ سردار محمد صاحب اور والدہ کا نام اسلم بی بی صاحبہ تھا۔ ہمارے خاندان میں احمدیت اللہ کے فضل سے آپ کی بدولت ہی آئی۔ دادی جان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پاپا جی کی پیدائش ہوشیار پور انڈیا کی ہے۔ آپ انتہائی نافع الناس وجود تھے آپ کے اعمال حسنہ آپ کی تمام زندگی پر محیط ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے پاپا جی کو تقریباً 80 سال کی عمر سے نوازا۔ حالانکہ آپ نے بہت بیماریاں دیکھیں۔ تقریباً 18 سال پہلے آپ کا بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔ کئی مرتبہ ہارٹ اٹیک ہوئے، مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر مرتبہ صحت دی۔ آپ یقیناً بہت نفع رساں وجود تھے۔ اپنے بچوں کے لئے شفیق والد تھے۔ ہمیں آپ نے بہت لاڈ میں رکھا۔ آپ لاہور میں ملت ٹریکٹرز میں کام کرتے تھے۔ ہمارے لئے اس زمانے میں بھی بے انتہا خوبصورت کھلونے آتے۔ چھوٹا سا فریج، ٹی وی ٹفن کیریئر، ٹی سیٹ وغیرہ۔

ہم تیرہ (13) بہن بھائی ہیں۔ سب کے عقیقے شرعی ہدایات کے مطابق کئے۔ حافظ انوار رسول صاحب مربی سلسلہ کا عقیقہ تو مجھے ابھی تک خوب یاد ہے۔ گھر کے باہر ٹینٹ لگے ہوئے تھے میزوں پر خوبصورت شیشے کے برتن پڑے ہوئے تھے۔ پھر آپ کی دکان بھی تھی گولبازار ربوہ میں، ہم بہانے بہانے سے دکان پر جاتے تو انواع واقسام کی ان سے چیزیں لیتے۔ دکان پر موٹا موٹا لکھوایا تھا، گھر سے تو کچھ نہ لائے۔ میں چھوٹی سی تھی حیران ہوکر پڑھتی مگر سمجھ میں نہ آتا۔ ایک دن پاپا جی کو فارغ دیکھ کر پوچھا کہ دکان پر جو بھی آتا ہے گھر سے ہی پیسے لے کر آتا ہے آپ لوگوں کو مفت کب دیتے ہیں جو یہ لکھا تو مجھے بڑے پیار سے سمجھایا کہ یہ حضرت مسیح موعود کے شعر کا ایک مصرعہ ہے کہ جو ملتا ہے اللہ کے فضل سے ملتا ہے، اس میں اپنا کوئی ہاتھ نہیں۔

بچپن سے ہمیں بہشتی مقبرہ ساتھ لے کر جانے کی عادت ڈالی۔ چاردیواری میں دعا کرنے کے بعد مختلف بزرگان کی قبروں پر بھی دعا کرتے۔ ہماری دادی یعنی اپنی والدہ کی قبر پر بہت رو رو کر دعا کرتے۔

رشتہ داروں کا ازحد خیال کرتے۔ ان کی دعوتیں کرنا، ان کو تحائف دینا، ان کے ساتھ محفلیں جمانا ہمیشہ آپ کا دستور رہا۔ صبح سویرے فجر کی نماز کے بعد ہمیں لے کر کئی دفعہ ڈگری کالج جاتے کہ چلو امرود لے کر آئیں۔ پھر پندرہ پندرہ بیس بیس کلو امرود خریدتے۔ میری خالہ اور پھوپھو کے گھر بھجواتے ہمسایوں کے گھر بھیجتے اور ہم لوگ بھی دل بھر کر کھاتے۔ اعلیٰ قسم کی مچھلی کے بہت شوقین تھے۔ خود تلتے ہمیں کھلاتے اور ہمسایوں، رشتہ داروں کو بھی کھلاتے۔ برسات کے موسم میں دس دس پندرہ پندرہ کلو آم آتے بارش میں ہم نہاتے جاتے ٹب میں آم ڈال کر صحن کے وسط میں پڑے ہوتے، ساتھ ساتھ نہاتے ساتھ ساتھ کھاتے کیا مزے تھے۔ کبھی تربوز والے اونٹوں پر تربوز لادے گھر کے سامنے سے گزرتے تو پوری بوری کا سودا کرلیتے۔ کبھی کم یا گلی سڑی چیز نہیں خریدتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیشہ ہی ان کا ہاتھ کھلا رکھا۔ غیب سے رزق پاتے تھے۔ میں نے ساری عمر ضرورت مندوں کو آپ کے پاس آتے دیکھا۔ اللہ کے فضل سے ہر کسی کی مدد کرتے۔ کبھی سوالی کو جھڑکتے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ ہی ہر کسی کی مدد کرتے۔ چند سال پہلے کی بات ہے خاکسار جرمنی سے آپ کے پاس گئی ہوئی تھی۔ دروازے پر کسی کے اونچی اونچی بولنے کی آواز آرہی تھی۔ یوں محسوس ہوا جیسے کوئی اپنا قرض مانگ رہا ہو۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے پوچھا کون تھا؟ کہنے لگے غریب مالی تھا۔ سات بچے ہیں کہہ رہا تھا مدد کریں۔ میں نے کہا کہ پیسے چند دن بعد آنے ہیں تو پھر آنا اسی بات پر گرم ہو رہا تھا۔ میں نے کہا کہ وہ تو یوں بول رہا تھا جیسے اس کا حق ہو تو کہنے لگے کہ ہاں اس کا حق ہے۔ پڑھا نہیں کہ تمہارے مالوں میں ان کا بھی حق ہے۔ ضرورت مند آدمی عورتیں بچے سب ہی آپ کے پاس آتے رہتے اور آپ سب کی مدد کرتے۔ صدقہ اور قربانی کے ازحد قائل تھے۔ کوئی مشکل درپیش ہوتی تو آپ کی پہلی بات ہوتی کہ بکرا صدقہ کردو۔ اور بیشک تنگی ہوجائے مگر فوراً بکرا صدقہ کرتے۔ ایک دفعہ خاکسار محلے میں ایک عورت کے گھر کپڑے سلنے دینے گئی تو وہ پوچھنے لگی کہ آپ کونسے گھر سے آئی ہیں۔ خاکسار نے کچھ سمجھایا تو کہنے لگی اچھا وہاں جہاں ہر مہینے صدقہ کا بکرا ہوتا ہے۔ مجھے پاپا جی کی عادت کا پتہ تھا، سمجھ گئی کہ اس نے صحیح گھر پہچانا ہے۔ ایک مرتبہ میرے بھائی کو یرقان ہوگیا تو اونٹ صدقے میں دیا۔ عیدالاضحیٰ پر قربانی بھی ضرور کرتے اور بڑے اہتمام سے گوشت رشتہ داروں اور غریبوں کو بھجواتے۔

ہم چھ بہنیں ہیں۔ سب ہی باہر کے ممالک میں ہیں۔ سب سے ہی بہت محبت و شفقت کا سلوک فرماتے۔ جب ہم ربوہ آپ کے پاس آتیں تو گھر میں خوب جشن کا سماں ہوتا۔ ڈھیروں پھل آتے باربی کیو ہوتا۔ مہمانوں کو بلایا جاتا۔ ہماری ضرورتوں کا خیال رکھتے۔ ہمارے خاوندوں کے خوب نخرے اٹھاتے۔ اسی طرح ہماری بھابھیوں کا ہم سب سے بڑھ کر خیال رکھتے۔ میرے ایک بھائی اور بھابھی آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ اس بھابھی کا بیٹیوں سے بڑھ کر خیال رکھا اور اس نے بھی بیٹیوں سے بڑھ کر خدمت کی۔ آپ کے کھانے کا خیال رکھنا، وقت پر ناشتہ دینا۔ سوپ بنا کر دینا، آپ کی دوائیوں کا خیال رکھنا۔ خوب حق خدمت اس نے ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا دے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ (آمین) جو بھائی ساتھ رہتا تھا۔ اس کے تینوں بچوں سے بھی بے انتہا پیار تھا۔ میری بھابھی نے بتایا کہ وفات سے تقریباً ایک مہینہ پہلے کی بات ہے کہ صبح صبح اٹھے، سکول میں چھٹی کا دن تھا، بچوں سے کہنے لگے کہ چلو تیار ہوجاؤ، آج آپ کو لاہور چڑیا گھر کی سیر کروا کر لاؤں۔ بچے تو سنتے ہی خوش ہوگئے۔ ٹیکسی منگوائی، بچوں کے ابو کو دفتر سے ساتھ لیا اور چڑیا گھر روانہ ہوگئے۔ رات کو بچے ازحد خوش واپس آئے کہ آج تو دادا ابو کے ساتھ چڑیا گھر کی سیر کا بہت مزہ آیا۔ اسی طرح جب بھی ہم جرمنی سے جاتے تو سیروں کے خوب پروگرام بناتے۔ ایک دن ہمیں بیوت الحمد پارک لے گئے۔ واپسی پر رستے میں پانچ، سات غریب بچے بیٹھے ہوئے رکشے کو حسرت سے تک رہے تھے۔ دونوں رکشوں کو رکوایا اور ان بچوں کو بھی ان میں سوار کروالیا۔ تھوڑی دور ایک دکان تھی وہاں رکشہ کھڑا کروایا اور ان بچوں کو بوتلیں پلائیں۔ دکاندار بھی حیران ہوکر دیکھ رہا تھا۔ جیب میں ویسے بھی گولیاں، ٹافیاں، بادام وغیرہ رکھتے اور جہاں بچے نظر آتے ان میں بانٹ دیتے۔

میری چھوٹی بیٹی بریڈ پر صرف چاکلیٹ جیم لگاتی ہے۔ ہم پاکستان گئے تو میں جان بوجھ کر جیم ساتھ نہ لے گئی کہ چلو اس کی عادت چھوٹ جائے گی۔ دو تین دن تک وہ مجھے تنگ کرتی رہی۔ آپ بھی سن رہے تھے۔ اسے کہنے لگے چلو مریم میرے ساتھ بازار میں میں تمہیں لے کر دیتا ہوں اور ڈھونڈ ڈھانڈ کر اسے چاکلیٹ جیم لے کر دیا۔ شادی سے پہلے کبھی کبھی کپڑوں کے تھان ہمارے لئے لے کر گھر آتے، یونیفارم کے لئے اچھا کپڑا خرید کر دیتے۔

میری شادی والے دن صبح صبح فجر کی نماز پڑھ کر آئے تو مجھ سے پوچھا کہ شادی کا کھانا کیا ہونا چاہئے۔ مجھے پتہ تھا کہ بکروں کا آرڈر کرچکے ہیں۔ اس وقت شادیوں میں سالن میں مرغی کا زیادہ رواج نہیں ہوتا تھا۔ میں نے کہا مرغی بنوالیں۔ میرے منہ سے یہ نکلنا تھا کہ آپ اٹھے، سائیکل پکڑی اور جلدی سے مرغیوں والے کو آرڈر دے آئے اور دوپہر شادی میں مرغی کا سالن بنا۔

آپ ہر کسی کا بہت خیال رکھتے۔ میرے میاں، بچپن میں ہمارے ہمسائے ہوتے تھے۔ آپ کے ابا، چچا وغیرہ کراچی میں رہتے تھے، امی بچوں کو لے کر ربوہ رہتی تھیں۔ آپ بتاتے ہیں کہ جب میں نے ربوہ سے میٹرک کرلیا تو میری امی نے کہا کہ اب تم کراچی چلے جاؤ اور آگے وہاں پڑھو۔ جس دن میں نے کراچی جانا تھا تو میری امی نے تمہارے ابا سے کہا کہ اس کو سٹیشن پر چھوڑ آئیں اور کوئی واقف کراچی جا رہا ہو تو اس کے حوالے کردیں۔ پاپا جی مجھے سائیکل کے پیچھے بٹھا کر سٹیشن پر لے گئے اور رستے میں مجھے نصیحتیں کرتے گئے اور سٹیشن پر ٹکٹ خرید کر دیا اور ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کراچی جارہے تھے، انہیں کہا کہ اس بچے کا بھی رستے میں دھیان رکھیں۔

نمازوں کو وقت کی پابندی سے ادا کرتے۔ ہر نماز کے لئے بیت تشریف لے جاتے۔ جمعہ والے دن بہت اہتمام کرتے اور باقاعدگی سے نماز جمعہ بیت اقصیٰ پڑھنے جاتے۔ محلے کی بیت میں خادم بیت اور اس کی بہن جو اس کے ساتھ رہتی ہیں، بتانے لگیں کہ بہت اچھے آدمی تھے۔ ہماری بہت خدمت کرتے۔ وفات سے کچھ دن پہلے تین بڑے بڑے آم لائے اور مجھے دیئے کہ ایک تم کھالو اور ایک مجھے دھودو۔ گھر آنے والے مہمانوں کو ضرور کچھ نہ کچھ کھلا پلا کر رخصت کرتے۔ خاکسار جب کبھی رمضان میں آپ کے پاس جاتی تو اکثر افطاری بنوا کر چاروں طرف ہمسایوں میں بھیجتے۔

حضرت مصلح موعود اور آپ کے خلفاء سے آپ کو دلی عقیدت تھی اور ان کا بے حد احترام کرتے۔ اللہ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ آپ کی تعلیم اگرچہ میٹرک تھی مگر آپ کا علم بہت وسیع تھا، تجربہ بہت تھا، انگلش بہت اچھی بولتے۔ جماعتی کتب ہمیشہ زیر مطالعہ رہتیں اور ہمیں بھی پڑھنے کی تلقین کرتے۔ ہمیشہ اپنی گرہ سے جماعتی کتب خریدتے اور ہمیں بھی اس کے لئے ابھارتے۔

آپ کا دل بہت وسیع اور ہاتھ بہت کھلا تھا۔ غریبوں ضرورت مندوں کی مدد ساری عمر آپ کا نصب العین رہی۔ کبھی چاولوں کی دیگیں پکوا کر غرباء میں تقسیم کرتے اور کبھی کسی طرح اور کبھی کسی طرح مدد کرتے۔ میری بھابھی جو آپ کے ساتھ رہتی تھیں وہ بتا رہی تھیں کہ دو غریب آدمیوں کا آپ نے باقاعدہ کچھ ماہانہ خرچ لگایا ہوا تھا۔ وہ ہمیشہ پہلی تاریخ کو آتے اور اپنا خرچ لے جاتے۔

آپ کی وفات سے پہلے ہی ہم نے پاکستان کے لئے دسمبر کے ماہ میں بکنگ کروائی ہوئی تھی۔ اگست کے آخر میں آپ کی وفات کی اچانک اطلاع آئی۔ وفات سے ایک دن پہلے آپ تین دن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں رہ کر آئے تھے۔ آپ اکثر و بیشتر ہسپتال میں داخل ہوتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے غیر معمولی حالات میں آپ کا آخری دیدار کرنے اور نماز جنازہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کے چہرے پر بیماری یا بڑھاپے کے کوئی آثار نہ تھے۔ بہت پُرسکون چہرہ تھا۔ بیت اقصیٰ میں نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی۔ کثیر تعداد میں لوگوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ ہم بھی عین جمعہ کے ٹائم سیدھے بیت اقصیٰ میں پہنچ گئے۔ دعا کریں کہ اللہ کریم میرے پاپا جی کی ہر خطا بخش دے اور آپ کو اپنے پیاروں کے قدموں میں اپنے اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/ اپریل 2009ء کو قبل نماز عصر بمقام بیت فضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب پٹنی مورخہ 21/ اپریل 2009ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ حضرت زین العابدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ انتہائی نیک، پابند صوم وصلوۃ، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب

مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب چک نمبر 69 ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد 13 فروری 2009ء کو 100 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، رحمدل اور غرباء کا خیال رکھنے والے نیک انسان تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں بھی کوشش کر کے بیت الذکر جا کر نماز باجماعت میں شامل ہوا کرتے تھے۔ اپنی جماعت میں بطور سیکرٹری مال اور سیکرٹری ضیافت خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم نذیر احمد اٹھوال صاحب

مکرم نذیر احمد اٹھوال صاحب دارالیمن غربی ربوہ مورخہ 31 جنوری 2009ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پاکستان بننے کے بعد فرقان فورس میں رہے۔ آپ ایک نڈر احمدی اور احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے نیک انسان تھے۔ نمازوں کے پابند اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ ہمیشہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے۔

مکرم ملک عبداللہ خان صاحب

مکرم ملک عبداللہ خان صاحب ڈسکہ کوٹ سیالکوٹ 27/ اکتوبر 2008ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ نمازوں کے پابند، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک فطرت انسان تھے۔

مکرم ماسٹر منصور احمد ظفر صاحب

مکرم ماسٹر منصور احمد ظفر صاحب دارالفضل شرقی ربوہ 13 جنوری 2009ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم کو اپنے محلّہ میں لمبا عرصہ سیکرٹری اصلاح وارشاد اور مربی اطفال کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ محلّہ میں درس وتدریس کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے۔ بہت تعاون کرنے والے شفیق انسان تھے۔ 2005ء میں مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے تحت منعقد ہونے والے مقابلہ مقالہ نویسی میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

مکرمہ خدیجہ اختر صاحبہ

مکرمہ خدیجہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم دارالیمن غربی ربوہ 10/ اکتوبر 2008ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ بیعت کر کے خود سلسلہ عالیہ میں شامل ہوئیں۔ موصیہ تھیں۔ نمازوں کی پابند، چندوں میں باقاعدہ اور نظام جماعت کی پوری اطاعت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔

مکرم محمد حنیف صاحب

مکرم محمد حنیف صاحب احمد نگر 14/ جنوری 2009ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ کے دفاتر میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں 6 بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم رانا کرامت علی خان صاحب نمبردار

مکرم رانا کرامت علی خان صاحب نمبردار چک نمبر 10/63 منشی والا ضلع شیخوپورہ 13/ اپریل 2009ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ اپنی جماعت کے صدر اور سید والا کے امیر حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت مخلص، فدائی، شریف النفس، تہجد گزار اور واقفین زندگی اور مرکزی مہمانوں کا احترام کرنے والے نیک انسان تھے۔

مکرم ذکاء اللہ ملک صاحب

مکرم ذکاء اللہ صاحب Wolverhamten یو۔کے 5/ اپریل 2009ء کو 82 سال کی عمر میں بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پاگئے۔ آپ مکرم شیخ نور الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ انتہائی نیک، ملنسار اور سلسلہ کی خدمت کرنے والے فدائی احمدی تھے۔ چند سال اپنی جماعت کے صدر رہے۔ لمبا عرصہ جلسہ سالانہ یوکے کی انتظامیہ میں بطور ناظم صفائی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ بشریٰ بیگم مرزا صاحبہ

مکرمہ بشریٰ بیگم مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر علی مرزا صاحب کولیئرز ووڈ۔ لندن 29 مارچ 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر فضل دین احمدی صاحب یوگنڈا رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں پسماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم مولوی عبدالرحمٰن بھٹی صاحب

مکرم مولوی عبدالرحمٰن بھٹی صاحب میرپور خاص مورخہ 27/ فروری 2009ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ 1943ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ میرپور خاص میں سیکرٹری اصلاح وارشاد اور امام الصلوٰۃ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت مخلص، تہجد گزار، دعاگو اور صاحب رویا وکشوف بزرگ تھے۔

مکرمہ صابراں بیگم صاحبہ

مکرمہ صابراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی علم دین صاحب دارالعلوم شرقی حلقہ نور ربوہ 25 جنوری 2007ء کو بعمر 65 سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ تہجد گزار، نیک دل اور تعاون کرنے والی مخلص خاتون تھیں اور چندوں کی ادائیگی میں بھی بہت باقاعدہ تھیں۔

مکرم بشیر احمد بھٹہ صاحب

مکرم بشیر احمد بھٹہ صاحب حافظ آباد 17 جنوری 2009ء کو بعمر 73 سال وفات پاگئے۔ مرحوم پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ اپنی مقامی جماعت میں بطور صدر تعمیر کمیٹی کام کرتے رہے۔ حافظ آباد میں بیت الذکر کی تعمیر کے لئے بھائیوں کے ساتھ مل کر اپنی زمین پیش کی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبداللطیف صاحب محلّہ نصرت آباد ربوہ 7 فروری 2009ء کو بعمر 65 سال وفات پاگئیں۔ اپنے گھر میں اکیلی احمدی اور نڈر داعی الی اللہ تھیں۔ جماعتی خدمت کے ہر میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ محلّہ کے تمام بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔ نہایت مہمان نواز، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آتی تھیں۔ مرحومہ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن کی خالہ زاد بہن تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ماسٹر منصور احمد بٹ صاحب

مکرم ماسٹر منصور احمد بٹ صاحب 27 فروری 2009ء کو بعمر 69 سال وفات پاگئے۔ آپ نے تقریباً 13 سال بطور صدر محلّہ خدمت کی توفیق پائی اور بہت محنت سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم نیک پرہیزگار، نمازوں کے پابند اور سلسلہ سے گہری محبت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔

مکرم خالد محمود احمد صاحب

مکرم خالد محمود احمد صاحب 24/ اپریل 2008ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم مخلص، نیک، بے ضرر اور مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ اپنی جماعت میں مختلف حیثیتوں سے بے لوث خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد رفیع اظہر صاحب

مکرم محمد رفیع اظہر صاحب 9 مارچ 2009ء کو جرمنی میں بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ آپ نہایت ملنسار، اطاعت شعار اور مخلص انسان تھے اور ہمیشہ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ آپ مکرم نعیم طاہر سون صاحب مربی سلسلہ سیرالیون کے چھوٹے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ سب مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

لال قلعہ دہلی

مغل تاجداروں میں شہاب الدین شاہجہاں کا عہدِ حکومت بلاشبہ مغل فن تعمیر کا نقطہ عروج سمجھا جاتا ہے۔ یہی وہ عہد ہے جس میں تاج محل آگرہ، شالا مار باغ' لاہور، جامعہ مسجد ٹھٹھہ، جامعہ مسجد دہلی، موتی مسجد آگرہ اور لال قلعہ دہلی جیسی لاثانی عمارات تعمیر ہوئیں۔

شاہجہاں نے اپنی تخت نشینی کے بارہ برس بعد اپنا پایۂ تخت دہلی منتقل کرنے کا عزم کیا اور یہاں ایک شہر کی بنیاد ڈالی جسے اس کے نام کی نسبت سے شاہجہاں آباد کا نام دیا گیا۔ اس نئے شہر میں اسے اپنے امور سلطنت کی انجام دہی کیلئے قلعہ کی ضرورت تھی۔ اس قلعہ کا نقشہ بنانے کا کام اس نے اپنے عہد کے نامور معماروں اور استاد احمد اور استاد حامد کو سونپا جنہوں نے پرانی دہلی کی فصیل سے دور جمنا کے کنارے پر ایک قلعہ کی تعمیر کی منصوبہ بندی کا کام شروع کیا اور ایک نقشہ بنا کر شاہجہاں کے روبرو پیش کیا۔

29۔اپریل 1639ء مطابق 25 ذی الحجہ 1048ھ تاریخی دن تھا جب شاہجہاں نے لال قلعہ کا یہ نقشہ منظور کیا۔ کوئی 14 دن بعد 12 مئی 1639ء مطابق 9 محرم 1049ھ کو اس قلعہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور نو برس کی تعمیرات کے بعد 18 اپریل 1648ء مطابق 24 ربیع الاول 1058ھ کو تعمیرات مکمل ہونے پر شاہ جہاں نے اس قلعہ میں قدم رکھا۔

لال قلعہ دہلی ایک نادر روزگار عمارت ہے۔ اس قلعہ کے دو بڑے دروازے ہیں۔ ایک لاہوری دروازہ جو مغربی فصیل کے وسط میں ہے اور اس کا رخ چاندنی چوک کی جانب اور دوسرا دہلی دروازہ جو جنوبی دیوار میں پرانی دہلی کے رخ پر ہے۔ قلعہ کی اندرونی تعمیرات بھی بے مثل ہیں۔ جن میں برج شمالی، دیوان عام، دیوان خاص، باغ حیات بخش، شاہ محل، امتیاز محل اور برج طلا خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ عہد مغلیہ کا مشہور تخت ''تخت طاؤس'' بھی اسی قلعہ کی زینت تھا۔

یہ قلعہ کوئی دوسو نو برس، عہد مغلیہ کا نشیمن شاہی رہا۔

14 ستمبر 1857ء میں وہ تاریخی دن ہے جب آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر اس قلعہ سے رخصت ہوا اور عہد مغلیہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس عمارت کی خوبصورتی اور زیب و زینت دیکھ کر مشہور شاعر سعد اللہ گلشن نے کہا تھا۔

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

خبریں

☆ وزیراعظم گیلانی نے برطانوی وزیراعظم کے ساتھ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردوں کے خلاف پاکستانی قوم متحد ہے، افغانستان میں استحکام کے لئے پاکستان کردار ادا کرتا رہے گا۔ برطانوی وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات ہمیشہ مضبوط رہے ہیں، برطانیہ میں اس وقت دس لاکھ پاکستانی موجود ہیں۔ دونوں ملکوں کو انتہا پسندی اور دہشت گردی کا سامنا ہے۔ دونوں ملک دہشت گردی کے خلاف مل کر کام کریں گے۔

☆ سیکیورٹی فورسز نے لوئر دیر میں سرچ آپریشن تیز کر دیا ہے۔ فورسز کے حملوں میں ایک جنگجو کمانڈر سمیت مزید 20 عسکریت پسند مارے گئے ہیں۔ ایف سی حکام کے مطابق سیکیورٹی فورسز نے دیر کا مکمل کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ صوفی محمد کے آبائی گاؤں میں کرفیو کی وجہ سے تحریک نفاذ شریعت کے امیر محصور ہو گئے ہیں جس پر تحریک نے حکومت سے مذاکرات معطل کر دیئے ہیں۔

☆ صدر زرداری نے غیر ملکی میڈیا کو انٹرویو کے دوران کہا کہ میں دنیا کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے جوہری اثاثے محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات سخت حفاظتی انتظامات کے تحت ہیں۔ پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسیوں کا خیال ہے کہ اسامہ بن لادن مر چکے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 29/اپریل

طلوع فجر	4:57
طلوع آفتاب	6:23
زوال آفتاب	1:06
غروب آفتاب	7:49

ضرورت برائے سٹاف

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کے لئے درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

سٹور کیپر/پرچیزر: کسی صنعتی سٹور پر یا فوج میں سٹور کا تجربہ عمر 40 سال سے زائد۔ کمپنی کی فراہم کردہ رہائش میں رہنا لازمی ہوگا۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ۔

ریسپشنسٹ: کم ازکم تعلیم ایف اے۔ کسی آفس میں کام کرنے اور کمپیوٹر کا علم قابل ترجیح ہوگا۔ تنخواہ حسب قابلیت

سیکیورٹی گارڈ: تعلیم کم ازکم مڈل۔ عمر 35 سے 45 سال کے درمیان۔ تنخواہ تقریباً 7500 روپے ماہانہ سابقہ فوجی قابل ترجیح

لیبر: لکھنا پڑھنا ضروری نہیں۔ عمر 18 سال سے زائد ہو۔ شناختی کارڈ ہونا لازمی، اچھی صحت، تنخواہ 7 ہزار ماہانہ کمپنی کی سہولیات میں سنگل رہائش، پنشن، گریجوئٹی، سوشل سیکورٹی، انشورنس اور بونس۔ اپنی درخواستیں بمعہ تصدیق بھجوائیں۔

جنرل مینیجر پاکستان چپ بورڈ فیکٹری۔ جی ٹی روڈ جہلم

فون: 0544-646580-81 فیکس: 0544-646582

پرانے مریضوں کا نیا علاج

ADVANCED Homoeopathy For Training/Treatment

بانی ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ

0334-6372030

تریاق معدہ — ہاضمے کا لذیذ چورن — کھانا ہضم کرتا ہے

NASIR ناصر — ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434 Fax:6213966

City Immigration Advisors (CIA)

Immigration Made Easy — امیگریشن آسان

کینیڈا، آسٹریلیا، برطانیہ میں نئے رولز کے مطابق اب امیگریشن صرف 6 ماہ تا ایک سال میں حاصل کرنے کا **سنہری موقع** یقینی کامیابی کے لئے رابطہ کریں

اس کے علاوہ وزٹ ویزا، ٹورسٹ ویزا، اپیل، فیملی ری یونین سیٹلمنٹ اور

جلسہ سالانہ میں شرکت کے ویزا کے لئے رابطہ کریں۔

Contact CIA For FREE Assessment

Mian Roman Tabassum (Advocate High Court)

City Group

Office#8, 4th Floor, Zohra Heights Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel: 042-5714050 Cell: 0321-6933319 E-Mail: romanadvocate@gmail.com

Digital Technology

UNIVERSAL Voltage Stabilizers

AUTOMATIC VOLTAGE STABILIZERS FOR

- Fridge
- Freezer
- Computer
- Dish Anteena
- Air Conditioner
- Photocopy Machine

UNIVERSAL APPLIANCES

® T.M REGD No. 77396 113314 © DESIGN REGD No 6439, 6313, 6686
© COPYRIGHT REGD No. 4851, 4938, 5562, 5563, 5775, 5046. MADE IN PAKISTAN

Dealer: Hassan Traders, Rabwah. MOB: 0333-4362531